جلد ۳۴ | ۲ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش | ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ | ۲ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۷۸

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ شہادت۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو درد نقرس اور بخار ابھی تک ہے۔ البتہ کرب میں کمی ہے۔ اور رات کچھ نیند بھی آگئی۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے ؛

بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۳۰ مارچ بروز ہفتہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا پوتا اور جناب مرزا عزیز احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ ہم اس مبارک تقریب پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام خاندان کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مولود مسعود کو احمدیت کے لئے ہر رنگ میں مبارک کرے ؛

خطبہ جمعہ

سندھ کو اللہ تعالےٰ نے سلسلہ کی جائدادوں کیلئے منتخب کیا ہے۔ محنت اور قربانی سے سلسلہ کی آمد کو بڑھانا چاہیئے

سلسلہ کیلئے قربانی کرنیوالوں کی یادگار کے طور پر ان کے ناموں پر مختلف گاؤں کے نام

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء بمقام محمد آباد سندھ

(مرتبہ: مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جو کام اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کے سپرد کیا ہے۔ وہ اتنا بڑا ہے کہ اس کے لئے جن سامانوں کی ضرورت ہے ان کا مہیا کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ ہماری جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے

بہت بڑی قربانی

کرتی ہے۔ اتنی بڑی قربانی کہ اس کی مثال دنیا کی کسی جماعت میں نہیں پائی جاتی ہندوستان میں ہماری تعداد پانچ چھ لاکھ ہے

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد دس کروڑ ہے۔ یعنی ہم فی دو سو دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں ایک ہیں۔ لیکن جتنی قربانی ہماری جماعت کرتی ہے۔ اس کا سواں حصہ بھی دوسرے مسلمان نہیں کرتے۔ ہماری صدر انجمن کا

سالانہ چندہ آٹھ لاکھ ہے

اور تین لاکھ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے چندے جیسے کالج۔ سکول اور مساجد وغیرہ کے بھی لاکھ ڈیڑھ لاکھ سالانہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس سے زیادہ یہ ساڑھے بارہ لاکھ ہو گیا

اس کے علاوہ بہت سے چندے ایسے ہیں۔ جو مرکز میں بھیجے نہیں جاتے۔ بلکہ مقامی طور پر خرچ کر لئے جاتے ہیں۔ مثلاً

افریقہ کے ایک علاقہ کا چندہ گزشتہ سال ۳۰ ہزار سے زائد تھا۔ وہ چندہ مرکز میں نہیں بھیجا جاتا بلکہ وہیں کے سکولوں مدارس اور تبلیغی کاموں میں خرچ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعتیں بڑے بڑے شہروں میں مساجد بنواتی ہیں۔ تو اس کا خرچ بھی وہ خود برداشت کرتی ہیں۔ مثلاً

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

کلکتہ کی جماعت

نے ۸۰ ہزار روپیہ مسجد کے لئے جمع کیا ہے۔ اگر ان چندوں کو بھی ملا لیا جائے تو

پندرہ لاکھ سے اوپر

ہماری جماعت کے سالانہ چندے ہوجاتے ہیں۔ لیکن ہمارے مقابلے میں دوسرے مسلمانوں کی تعداد دس کروڑ ہے۔ اگر وہ بھی اسی طرح قربانی کریں جس طرح ہماری جماعت قربانی کرتی ہے۔ تو وہ کئی ارب روپیہ جمع کرسکتے ہیں۔ غیر احمدیوں میں بعض آدمی ایسے ہیں۔ کہ اگر وہ ہمت کریں۔ تو وہ ایک ایک آدمی اپنی دولت کی زیادتی کی وجہ سے ہماری جماعت سے زیادہ چندہ دے سکتا ہے لیکن اگر اس بات کو نظر انداز بھی کردیا جائے تو بہرحال چونکہ وہ ہم سے دوسو گنے زیادہ ہیں۔ اس لئے ان کا چندہ بھی ہم سے دوسو گنا ہونا چاہیئے جس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ ان کی آمد ۳۰ کروڑ روپیہ سالانہ ہونی چاہیئے۔ لیکن ہندوستان میں پچھلے پچاس سال میں کسی ایک سال میں بھی ایک کروڑ مسلمانوں نے جمع نہیں کیا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان میں وہ اخلاص نہیں جو اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو عطا کیا ہے۔ اگر ان کے اندر بھی وہی اخلاص پیدا ہو جائے۔ تو ان کا چندہ یقیناً گورنمنٹ آف انڈیا کے بجٹ سے بڑھ جائے

گورنمنٹ آف انڈیا کی آمد

ایک ارب روپیہ سالانہ

ہے۔ مسلمانوں کی تعداد دس کروڑ ہے۔ اور اگر پانچ روپے سالانہ چندہ فی آدمی رکھ لیا جائے۔ تو پچاس کروڑ روپیہ بن جاتا ہے۔ لیکن چونکہ ان میں کئی آدمی بڑے بڑے مالدار بھی ہیں۔ اس لئے بغیر تکلیف کے ایک ارب روپیہ سالانہ جمع کرسکتے ہیں۔ اور ایک ارب روپیہ سالانہ گورنمنٹ آف انڈیا کی آمد ہے۔ گورنمنٹ ٹیکسوں کے ذریعہ حکومت کے دباؤ سے یہ روپیہ وصول کرتی ہے۔ لیکن ہمارے سب چندے طوعی ہوتے ہیں۔ نہ ہمیں جبر کرنے کی طاقت ہے۔ نہ ہم نے جبر کرنا ہے

روپیہ دو ہی طرح جمع ہوسکتا ہے

یا تو حکومت کے دباؤ سے یا پھر لوگوں کا ایمان اتنا اعلےٰ ہو۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں ہر چیز قربان کرنا اپنی سعادت سمجھیں۔ پس احمدیوں کا دوسروں سے چندوں سے بڑھ جانے کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کو اللہ تعالےٰ نے

حلاوت ایمان

بخشتی ہے۔ ہمارا ایک احمدی جو بھوکوں مر رہا ہو۔ وہ اپنے ایمان کی وجہ سے بیوی۔ بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ دو روپیہ ماہوار چندہ دے دیتا ہے لیکن ایک غیر احمدی کے لئے جو مالی لحاظ سے بہت اچھا ہو روپیہ دو روپیہ ماہوار دینا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی شخص قومی کام کے لئے ایک سو روپیہ دیدے تو اخباروں میں شور بچ جاتا ہے۔ کہ فلاں رئیس نے ایک سو روپیہ قومی کام کیلئے دیا ہے۔ حالانکہ جو شخص ۱۰۰ مربعے کا مالک ہے۔ اس کے لئے ۱۰۰ روپیہ دینا کونسی قربانی ہے۔ ہمارے ہاں ایک غریب آدمی بھی کئی سو روپیہ چندہ دیدیتا ہے۔ جو اس کی حیثیت سے بہت بڑھ کر ہوتا ہے۔ لیکن اس کا نام کسی اخبار میں نہیں چھپتا اور اگر وہ دیکر اس روپے کا دوبارہ نام بھی لے۔ تو ساری جماعت بُرا مناتی ہے کہ تم نے خدا تعالےٰ کو دیا ہے۔ کسی پر احسان نہیں کیا۔ لیکن باوجود اتنی قربانیوں کے ہمارے ذمہ جو کام ہے۔ وہ اتنا بڑا ہے۔ کہ اس کے مقابل میں ہمارے سامان بہت تھوڑے ہیں۔ اور وہ کام صرف اس روپے سے نہیں چل سکتا۔ اس سال تحریک جدید دفتر دوم میں ستر ہزار کے وعدے آئے ہیں۔ اور دفتر اول میں دو لاکھ پینتالیس ہزار کے وعدے آئے ہیں۔ اور دونو دفتروں کے وعدے

تین لاکھ پندرہ ہزار

بنتے ہیں اور ابھی ہندوستان سے باہر کی جماعتوں کے وعدے باقی ہیں۔ اگر وہ شامل کر لئے جائیں۔ تو یہ پونے چار لاکھ کے وعدے ہو جائیں گے لیکن کیا تحریک جدید اس روپے سے تمام غیر ممالک میں تبلیغی مراکز قائم کرانے میں کامیاب ہوسکتی ہے ہمیں اسوقت ہزاروں بلکہ لاکھوں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ جن کو ہم غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے مقرر کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں اس بات کو بھی دیکھنا پڑتا ہے۔ کہ ہم ان ممالک کے اخراجات اس چندے سے پورے کرسکتے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ

غیر ممالک کے اخراجات

ہمارے ملک کی نسبت پانچ چھ گنے ہیں۔ ہمارے مبلغ یہاں ایک سو روپیہ میں گزارہ کر لیتے ہیں۔ لیکن چین اور دوسرے ممالک میں ایک مبلغ کا پانچسو میں بھی گزارہ ہونا مشکل ہے۔ یہی حال ایران کا ہے۔ وہاں بھی چیزیں بہت زیادہ مہنگی ہیں۔ یہاں روپے کی دو سیر کھانڈ بکتی ہے۔ لیکن وہاں دس روپے سیر کھانڈ ملتی ہے۔ یہاں ہمارا مبلغ دال روٹی کھا کر پچاس روپے میں بھی گزارہ کر لیتا ہے۔ لیکن وہاں دال روٹی کھا کر بھی پانچ سو میں بھی گزارہ نہیں ہوسکتا۔ لیکن چونکہ ہم نے ان ممالک میں تبلیغ کرنی ہے۔ اس لئے وہاں کے اخراجات بھی برداشت کرنے ہوں گے۔ اگر ہم ایک ہزار مبلغ فی الحال رکھیں تو ہمیں

پانچ لاکھ روپیہ ماہوار

یا ۶۰ لاکھ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے۔ دفتر اول کے ابھی آٹھ سال باقی ہیں اور دفتر اول کا چندہ دفتر دوم سے بہت زیادہ آرہا ہے۔ جب یہ آٹھ سال ختم ہونگے تو سارا بوجھ دفتر دوم پر ہوگا۔ مگر وہ ابھی بہت کم ہے۔ اتنا کم کہ سب ضرورت کا چھٹا حصہ بھی اس سے پورا نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ ہماری یہ سکیم ہے۔ کہ دفتر اول کے بعد دفتر دوم آئندہ ان تمام اخراجات کا متحمل ہو تحریک جدید کے روپیہ سے جو زمین خریدی گئی ہے اس سے ابھی کوئی خاص آمد نہیں ہو رہی اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم ابھی تک زمین کی درستی اور زمینوں کے پچھلے قرضہ کے ادا کرنے میں مشغول ہیں اور ابھی ایک دو سال تک یہی سلسلہ جاری رہیگا۔ اس کے بعد ہمیں انشاء اللہ

معقول آمدنی

ان زمینوں سے شروع ہو جائیگی۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ ہمارے کارکن اخلاص اور رغبت سے کام کریں۔ اور پوری احتیاط سے فصلوں کے بونے اور کاٹنے کا خیال رکھیں مگر یہ رقم جیسا کہ میں بار بار بتا چکا ہوں۔ ابھی

ایک مضبوط ریزرو فنڈ

بنانے میں جمع ہوگی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد کا پانچ کروڑ کا ریزرو فنڈ بیرونی مشنوں کو مضبوط کرنے کیلئے ضروری ہے۔ جسکے لئے میں تیاری میں لگا ہوا ہوں۔ غرض ان زمینوں کی آمد سے ہمیں بیرونی مشنوں کے قائم رکھنے میں بہت مدد ملیگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام دنیا کی طرف آئے ہیں۔ اور ہم نے ساری دنیا کو آپکا پیغام پہنچانا ہے اور ہمیں ساری دنیا میں اس آواز کو بلند کرنے کیلئے کم از کم بیس ہزار مبلغ چاہئیں اور بیس ہزار مبلغ کیلئے کم از کم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٗ کی قادیان میں تشریف آوری

ناصر آباد اسٹیٹ بنی سررودٹ (سندھ) ۳۰ مارچ مولوی عبدالعزیز صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو اقوال و افعال میں راستبازی اور ثابت قدم رہنے اور معاملات میں صفائی سے کام لینے کی تلقین فرمائی تا وہ دوسروں کے لئے اسوہ حسنہ ثابت ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز معہ خدام آج بروز ہفتہ میرپور خاص پہنچ جائینگے۔ جہاں سے اگلے روز (بروز اتوار) حیدرآباد روانہ ہو جائینگے۔ اور یکم اپریل کو بذریعہ کراچی میل ملتان چھاؤنی پہنچ جائینگے۔ انشاء اللہ۔ اور ۲ اپریل کو ۱۱ بجے رات کی گاڑی سے قادیان رونق افروز ہونگے۔ احباب حضور کی بخیر و عافیت واپسی کیلئے دعا فرمائیں۔

کل سات افراد حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ حضور کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ سر درد کی شکایت اب نہیں رہی۔ ان ایام میں حضور دن رات بیحد مصروف رہے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دیگر اہل بیت بخیریت ہیں۔ الحمد للہ

پچاس کروڑ روپے کی سالانہ ضرورت

ہے۔ کیونکہ جب ہم بیس ہزار مبلغ باہر تبلیغ کے لئے روانہ کرینگے۔ تو ہمیں ان کو واپس بلانے کے لئے بھی

بیس ہزار مبلغ کی ضرورت

ہے۔ کیونکہ ایک مبلغ کو متواتر کئی سال تک اس کے رشتہ داروں اور اس کے بیوی بچوں سے جدا رکھنا بہت تکلیف دہ امر ہے۔ اس لئے ہمیں یہ بھی انتظام کرنا ہوگا۔ کہ پہلے مبلغ تین سال کے بعد واپس آجائیں۔ اور ان کی جگہ اور نئے مبلغ چلے جائیں۔ پس بیس ہزار مبلغین کا مختلف علاقوں میں پھیلانا ایک ایسا کام ہے۔ جو صرف چندے کی رقوم سے نہیں ہوسکتا۔ اگر ہماری جماعت بہت زیادہ قربانی کرے۔ اور چندے کے فراہم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ تو پھر بھی وہ رقم بیس تیس لاکھ سے زیادہ نہ ہوگی۔ لیکن جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔

کروڑوں کروڑ روپیہ کی ضرورت

ہے۔ اگر ہماری جماعت تجارت کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اور

تجارت کے ایک حصہ پر ہماری جماعت قابض

ہو جائے۔ تو اس کی مالی حالت بھی اچھی ہو جائے۔ اور غیر ممالک میں تبلیغ کا کام جو اسے مشکل نظر آتا ہے۔ وہ بھی بہت آسان ہو جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ دوسری اقوام کے لوگ تجارت سے کمایا ہوا روپیہ اپنی عیاشیوں کنجنیوں کے ناچ گانے میں خرچ کر رہے ہیں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ ان کی جیبوں سے ان کاموں کے لئے نکل آتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے

ان کی جیبیں خالی ہیں۔ اور ان سے ایک پیسہ بھی نہیں نکل سکتا۔ پس ضروری ہے۔ کہ کچھ روپیہ تجارت سے بھی آئے۔ جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ ہو۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ اس میدان پر صرف شیطان کا قبضہ ہو۔ ہم نے

تجارت اور صنعت

کو فروغ دینے کے لئے قادیان میں بعض کارخانے بھی جاری کئے ہیں۔ اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ بھی کھولی ہے۔ تاجروں کے بعد زمینداروں کا بھی یہی حال ہے۔ ان کے مال کا اکثر حصہ بھی عیاشیوں میں خرچ ہوتا ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کچھ بوجھ خدا تعالےٰ کے دین کو پھیلانے کے لئے زمینداروں پر بھی پڑے ہیں نے تحریک جدید کے لئے یہاں زمینیں خریدی تھیں۔ ان کی قیمت اس وقت تک قریباً

پندرہ لاکھ روپیہ

ادا کی جا چکی ہے۔ اگر ہم یہی روپیہ مختلف تجارتوں پر لگاتے۔ اور اگر ہمیں پندرہ فی صدی نفع ہوتا۔ تو بھی ہمیں سوا دو لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی ہوتی۔ لیکن ہمیں ابھی تک صرف ایک لاکھ کی سالانہ آمد ہو رہی ہے۔ اس کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ

کارکن سستی اور غفلت سے کام کرتے ہیں۔

اور اپنے فرائض پوری تن دہی سے سرانجام نہیں دیتے۔ اس دفعہ محمد آباد میں یہ پہلا سال ہے۔ کہ مجھے محمد آباد کے کارکنوں کے کام سے خوشی ہوئی ہے۔ اور مجھے ان کے کام میں ترقی نظر آئی ہے۔ اس سال محمد آباد کے کارکنوں نے ۲۵ فیصدی اپنے کام میں ترقی کی ہے۔ لیکن جہاں ہم ان لوگوں سے سو فی صدی ترقی کی امید رکھتے ہیں۔ وہاں ۲۵ فی صدی ترقی ہمارے دل کو تسلی نہیں دے سکتی۔ ہاں اس ترقی پر

اظہارِ خوشنودی

بھی ضروری ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر بھی کہ اس نے ہمارا قدم درستی کی طرف اٹھایا۔

پنجاب کی زمین سندھ کی زمین کے مقابلہ میں

بے انتہا آمدنی پیدا کرتی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پنجاب کے لوگ سندھی لوگوں کی نسبت زیادہ محنتی ہیں۔ ایک دوست جو کہ زراعت کے محکمہ میں افسر ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ ان کے لائلپور میں دو مربعے ہیں۔ اور انہوں نے دونوں ۶۴۰۰ روپے سالانہ ٹھیکہ پر دیئے ہوئے ہیں یعنی انہیں

فی مربع ۳۲۰۰ روپیہ ملتا ہے۔ اگر ہمیں بھی ۳۲۰۰ روپیہ فی مربع آمد ہو۔ تو

تحریک جدید کے ۴۰۰ مربعوں سے

ہمیں بارہ تیرہ لاکھ روپیہ سالانہ کی آمد ہو جائے۔ لیکن ہمیں ابھی تک ایک لاکھ روپیہ کی آمد ان زمینوں سے ہوتی ہے۔ اور یہ ایام قیمتوں کی زیادتی کے ہیں۔ اگر قیمتیں گر جائیں۔ اور پیداوار کی یہی حالت رہے۔ تو پھر تو پچاس ساٹھ ہزار کی آمد کا اندازہ رہ جاتا ہے لیکن تحریک کے واقفین اور دوسرے کارکن عقل اور قربانی اور محنت سے کام لیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ پنجاب کے برابر آمد یہاں سے پیدا نہ کرسکیں۔ بہرحال اس سال میں کارکنوں کے کام پر خوش ہوں۔ اور ان کے اچھے کام کی تعریف کرتا ہوں۔ پہلے تمام سالوں سے اس سال فصلیں اچھی ہیں۔ اور آئندہ فصلوں کی تیاری بھی اچھی ہے۔ اب ایک بات کی نگرانی باقی ہے۔ کہ جس طرح انہوں نے پہلے محنت اور کوشش سے کام کیا ہے۔ اسی طرح اب فصلوں کے کاٹنے میں بھی حفاظت سے کام لیں۔ اور پوری پوری نگرانی کریں۔ کہ فصل کا کوئی حصہ بھی ضائع نہ ہو۔ اگر کارکنوں نے پوری طرح نگرانی کی۔ تو مجھے امید ہے۔

محمد آباد کی فصل

تمام اسٹیٹوں سے بڑھ جائے گی۔ اور اگر ان اسٹیٹوں کی فصل بھی اس کے برابر ہوگئی۔ یا اس سے بڑھ گئی۔ تو میں سمجھونگا کہ محمد آباد کے کارکنوں نے فصل کی پوری طرح حفاظت نہیں کی۔

اگر آج ہم زراعت کی طرف متوجہ ہیں۔ تو محض اس لئے کہ ان جائدادوں کے ذریعہ قرآن کریم اور حدیث اور اسلام کی تائید کے لئے کتابیں پھیلائیں اگر ہم تجارت کو فروغ دینا چاہتے ہیں تو محض اس لئے کہ ہماری اتنی آمد ہو جائے کہ اس سے ہم اسلام اور احمدیت کی تمام دنیا میں اشاعت کرسکیں۔ پس

ہمارا زراعت اور تجارت کی طرف متوجہ ہونا

دنیوی معاملہ نہیں بلکہ دینی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ ہم ہندوستان میں دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں دو سو کے مقابلہ میں ایک ہیں۔ اور دنیا کی آبادی دو ارب ہے۔ اس لئے ہم دنیا کے مقابلے میں چار ہزار کے مقابلہ میں ایک ہوئے اور چونکہ ہماری اس تعداد میں سب عورتیں اور بچے وغیرہ شامل ہیں۔ اور اگر ہر گھر کے پانچ فرد سمجھے جائیں۔ اور ان میں سے صرف ایک مرد بالغ عاقل سمجھا جائے۔ تو بیس ہزار کے مقابلہ میں ہم ایک ہوئے اور چونکہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کی عقل تیز نہیں ہوتی۔ یا تبلیغ کرنے میں سست ہوتے ہیں۔ یا جاہل ہوتے ہیں تبلیغ کر نہیں سکتے۔ تو اس لحاظ سے ہم دو لاکھ کے مقابلہ میں ایک ہوتے اب دو لاکھ کے مقابلہ میں ایک آدمی کیا کرسکتا ہے۔ پس ضرورت ہے اس امر کی کہ

جماعت کی تعداد کو جلدی جلدی بڑھایا جائے

جب تک تعداد زیادہ نہیں ہوتی۔ تبلیغ کا عام ہونا بہت مشکل ہے۔ اس دفعہ تبلیغ میں بھی محمد آباد سب سے بڑھ گیا ہے۔ سندھیوں میں سب سے زیادہ محمد آباد کے لوگوں نے تبلیغ کی ہے۔ اور تیرہ چودہ آدمی بیعت بھی کر چکے ہیں۔ اور سرعت کے ساتھ ترقی کیطرف قدم اٹھتا نظر آرہا ہے۔ اس دفعہ محمد آباد باقی اسٹیٹوں سے

دو لحاظ سے اول نمبر پر

رہا ہے۔ اول فصلوں کے لحاظ سے جیسی فصل اس دفعہ محمد آباد میں ہے۔ ایسی فصل ہماری کسی اور اسٹیٹ میں نہیں ہے۔ یہاں یہ سوال نہیں۔ کہ محمد آباد ایک دنیوی کام میں سب سے بڑھ گیا ہے۔ بلکہ ہم اس کامیابی کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہ محمد آباد نے

خدا کے نام کی جائداد

کو باقی اسٹیٹوں سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ جو شخص خدا کے کام آنے والی جائداد کی آمدنی میں ایک پیسہ کی بھی زیادتی کرتا ہے۔

گویا وہ ایک پیسہ اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور جو شخص خدا تعالےٰ کی فصل کو زیادہ کرتا ہے۔ تو جو آمدن اس زائد فصل سے ہوتی ہے وہ اللہ تعالےٰ کے دفتر میں اسی کے نام لکھی جاتی ہے۔ گویا اس نے اپنے پاس سے خدا کی راہ میں خرچ کی۔ پس اس اسٹیٹ کے لوگوں کا فصل کو بڑھانا دنیوی لحاظ سے بھی گو فائدہ مند ہے۔ لیکن دینی لحاظ سے بھی کارکنوں کے لئے

ثواب کا موجب

ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوانوں کو [illegible] دے اور ان کی محنت میں برکت دے۔ دوسرے تبلیغی لحاظ سے محمد آباد [illegible] نمبر پر ہے۔ اللہ تعالےٰ کرے ان کے ذریعہ دین کی اشاعت اور [illegible] اسلام کی خوشبو دور دور تک [illegible] ہمارے لئے

تبلیغی لحاظ سے سندھ

[illegible] اعلےٰ جگہ ہے۔ سندھ وہ ملک ہے۔ جہاں اسلام ہندوستان میں سب سے پہلے آیا۔ جہاں مقامی روایات کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہؓ تشریف لائے۔ اور جہاں آپ کے صحابہؓ فوت ہوئے ناصر آباد کے پاس ایک گاؤں ہے جس کا نام دیہہ صحابو ہے۔ یعنی صحابی کا گاؤں۔ وہاں ایک صحابی کی قبر بھی ہے۔ اور عین میری زمین میں ہے۔ اسی طرح ممبئی کے پاس ایک جگہ ٹھانہ ہے۔ وہاں بھی صحابہ کی قبریں بیان کی جاتی ہیں۔

اہل عرب میں تبلیغ

کرنے کا سب سے اچھا رستہ سندھ ہے۔ ہم پنجاب سے عرب میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ہم بنگال سے بھی عرب میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ہم یو۔ پی سے بھی عرب میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ہم افغانستان سے بھی عرب میں تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اگر ہم عرب میں تبلیغ کر سکتے ہیں تو سندھ کے رستے سے ہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کی تمام تجارت عرب سے سندھ کے ذریعہ ہوتی ہے عرب کی کھجوریں۔ چٹائیاں رسیاں اور اسی قسم کی دوسری چیزیں کراچی آکر اترتی ہیں۔ کراچی سے غلہ کھانڈ اور باقی اشیاء تجارت عرب کو جاتی ہیں۔ یہ تجارت زیادہ تر کشتیوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔

عربوں کا ہم پر بہت بڑا احسان

ہے۔ کہ انہوں نے جہالت کے زمانہ میں آکر ہم کو ظلمت سے نکالا ہمیں اللہ تعالےٰ سے ملایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشناس کرایا۔ یہ ان کی اتنی بڑی نیکی ہے۔ کہ جس کا کسی طرح بدلہ نہیں دیا جا سکتا۔ اور اب جبکہ عرب خدا تعالےٰ سے دور جا چکے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ان کو خدا تعالےٰ سے ملائیں۔ اور عربوں کو تبلیغ کرنے کا سب سے اچھا ذریعہ یہی ہے۔ کہ ہم سندھیوں کو احمدی بنائیں۔ اگر سندھی لوگ کثرت سے احمدی ہو جائیں۔ تو ہماری آواز بہت ہی آسانی کے ساتھ عربی ممالک میں پہنچ سکتی ہے۔ کیونکہ عرب کا اور سندھ کا سمندر ملا ہوا ہے۔ عرب سے سندھ کو اور سندھ سے عرب کو کثرت سے کشتیاں آتی جاتی رہتی ہیں۔ اگر کشتیاں چلانے والے یا کشتیوں کے مالک احمدی ہوں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ عربی ممالک میں احمدیت کی آواز نہ پہنچے۔ اگر ہم

کشتیوں کی تجارت پر قابض

ہو جائیں۔ تو ہم بہت موثر پیرائے میں عرب میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ خواہ عربی ممالک میں ہمارے مبلغوں کو داخلہ کی اجازت نہ بھی ہو۔ کیونکہ دوسرے رستوں سے تو ہمارے مبلغوں کو حکومت روک سکتی ہے۔ لیکن تجار کے رنگ میں کام کرنے والوں کو حکومت کس طرح روک سکتی ہے۔ اگر حکومت ان کشتیوں کی آمد و رفت روک دے۔ تو اسے وہ چیزیں نہ مل سکیں گی جو ان کو ہندوستان سے پہنچتی ہیں۔ اور حکومت مجبور ہو گی۔ کہ ان کشتیوں کو اپنے ساحل پر آنے دے۔

پس یہ عربی ممالک میں

تبلیغ کا بہترین ذریعہ

ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اس کشتیوں کی تجارت میں احمدیوں کا ہاتھ ہو۔ ہماری جماعت کو اس علاقہ کی اہمیت کو جاننا چاہیئے۔ صرف یہی نہیں۔ کہ

سندھ عرب کا دروازہ

ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سلسلہ کو سندھ میں جائدادیں عطا کی ہیں۔ اور یہ بات بھی بلاوجہ نہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہندوستان میں بلاوجہ نہیں بھیجا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کا سندھ میں ہمیں جائدادیں عطا کرنا بلاوجہ نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے پنجاب میں یا یو۔ پی میں ہمارے لئے زمین خریدنے کے سامان کر دیئے۔ پنجاب میں بھی زمینیں بکتی ہیں اور یو۔ پی میں بھی اچھی اچھی زمینیں مل سکتی تھیں پھر یہاں

سندھ میں لانے کی کوئی وجہ

تو ضرور ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ زمینیں ایک خواب کی بناء پر خریدی گئیں ہیں۔ جب میں نے وہ خواب دیکھا تھا۔ اس وقت ابھی سکھر بیراج نہیں بنا تھا۔ اور نہ اس قسم کی کوئی خاص سکیم تھی

میں نے خواب میں دیکھا

کہ میں ایک نہر کے کنارے ایک بند پر کھڑا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس علاقے میں طغیانی آگئی ہے۔ اور گاؤں کے گاؤں غرق ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور میں حیرت کے ساتھ یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں۔ کہ اتنے میں میرے ساتھیوں میں سے کسی نے مجھے آواز دی۔ کہ پیچھے کی طرف سے پانی بہت قریب آگیا ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو دیکھا کہ تمام قصبے اور گاؤں زیر آب ہو رہے ہیں اور پانی بہت قریب آگیا ہے۔ جس کنارے پر میں کھڑا ہوں۔ وہاں کچھ اور اشخاص بھی میرے ساتھ کھڑے تھے۔ تھوڑی دیر میں پانی اور بھی زیادہ قریب آگیا ہے۔ اور اس نے وہ کنارا بھی اکھاڑ پھینکا جس پر میں کھڑا تھا اور میں نہر میں تیرنے لگ گیا ہوں یہ نہر دور تک چلی جاتی ہے۔ اور اب ایک دریا کی شکل میں تبدیل ہو گئی ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ کہ کسی جگہ میرے پیر لگ جائیں آخر میں تیرتا تیرتا فیروز پور کے آگے نکل گیا اور بار بار کوشش کے باوجود میرے پاؤں کہیں نہیں لگے اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ نہر ستلج سے جا ملی ہے۔ اور اب یہ دریا سندھ دریا میں ملنے کے لئے جا رہا ہے تب میں بہت گھبرایا اور میں نے دعا شروع کی کہ یا اللہ سندھ میں تو میرے پیر لگ جائیں۔ یا اللہ سندھ میں تو میرے پیر لگ جائیں۔ اس دعا کے بعد میں دیکھتا ہوں۔ کہ یکدم ایک اونچی جگہ پر میرے پیر لگ گئے ہیں۔ جب سندھ کا علاقہ آباد ہونا شروع ہوا تو یہ خواب مجھے یاد آگئی۔ اور اس

خواب کی بناء پر

میں نے یہاں زمینیں خرید لیں۔ جس وقت میں نے یہ خواب دیکھی تھی۔ اس وقت سندھ کے آباد ہونے کے کوئی آثار نہ تھے۔ اور جتنے بڑے بڑے انجنیئر تھے۔ وہ سب سکھر سے نہریں نکالنے کے خلاف تھے۔ آخر لارڈ لائڈ نے جو کہ بمبئی کا گورنر تھا چند انجنیئروں کو اپنے ساتھ متفق کیا۔ اور سکھر بیراج کی سکیم منظور کروالی اور اسی کے نام سے اس بیراج کا نام لائڈ بیراج ہے۔ غرض یہ جائداد

ایک معجزہ اور ایک نشان

ہے اس کا ہر ایکڑ خدا تعالےٰ کے کلام کی تصدیق کر رہا ہے۔ اور بتا رہا ہے۔ کہ اس جگہ جائداد کا پیدا ہونا ایک الٰہی سکیم کے مطابق ہے۔ اور ہمیں چاہیئے کہ اس جائداد کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کی کوشش کریں۔ پس اگر کسی دوست کو معلوم ہو کہ کسی جگہ اس علاقہ میں اور زمین ملتی ہے تو اسے ہمیں اطلاع دینی چاہیئے۔ اس وقت ہماری زمینیں ضلع میر پور خاص اور ضلع حیدر آباد میں ہی ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ

سندھ کے تمام علاقوں میں ہماری زمینیں پھیل جائیں

کیونکہ جہاں ہماری زمینیں ہونگی۔ وہاں ہمارے کارکن بھی رہیں گے۔ اور ان کے ذریعہ سندھیوں میں احمدیت پھیلے گی۔ پس دوستوں کو اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں کہیں کسی جائداد

کا پتہ لگے۔ کہ وہ سلسلہ کے لئے فائدہ بخش ہو سکتی ہے۔ فوراً مجھے یا تحریک جدید کو اطلاع دیں۔

اس کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سلسلہ کے لئے قربانی کرنے والوں کی یادگار کو تازہ رکھنے کے لئے میں نے سلسلہ کی جائداد کے

مختلف گاؤں کے نام بزرگوں کے ناموں پر

رکھنا تجویز کیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ اس لئے آپ کے نام پر اس گاؤں کا نام جو تحریک کی جائداد کا مرکز ہے

محمد آباد

رکھا گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی جائداد کے مرکز کا نام

احمد آباد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر رکھا گیا ہے۔ محمد آباد آٹھ ہزار ایکڑ کا رقبہ ہے۔ اس لحاظ سے میرا خیال ہے۔ اس میں چھ سات گاؤں اور آباد ہو سکتے ہیں۔ اگر بارہ سو ایکڑ کا ایک گاؤں بنایا جائے۔ تو سات گاؤں اس رقبہ میں آباد ہو سکتے ہیں۔ اس وقت جو آبادیاں یہاں قائم ہو چکی ہیں ان میں سے ایک کا نام پہلے سے حضرت خلیفہ اول رضؓ کے نام پر

نور نگر

ہے۔ اب شمالی حلقہ کی ایک آبادی جو سٹیشن کے پاس ہے اس کا نام

کریم نگر

رکھا گیا ہے۔ اور مغربی طرف کی دو آبادیوں میں سے ایک کا نام

لطیف نگر

صاجزادہ عبد اللطیف صاحب کی یاد میں۔ اور ایک کا نام

روشن نگر

حافظ روشن علی صاحبؓ کی یادگار میں رکھا گیا ہے۔ پہلے میں نے ان ناموں کے ساتھ آباد لگایا تھا مگر پھر اسے نگر میں تبدیل کر دیا تا کہ محمد آباد نام کے لحاظ سے بھی اپنے حلقہ میں ممتاز ہو جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج ہیں اور یہ لوگ ستارے ہیں۔ اسی طرح محمد آباد بطور سورج کے ہو۔ اور اس کے ارد گرد باقی گاؤں بطور ستاروں کے ہوں۔ میرا ارادہ

بعض اور نام

بھی رکھنے کا ہے۔ مثلاً

برہان نگر

مولوی برہان الدین صاحب کے نام پر

اور

اسحٰق نگر

میر محمد اسحٰق صاحبؓ مرحوم کے نام پر۔ اسی طرح ایک دو گاؤں احمد آباد کی زمین میں بھی آباد ہو سکتے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی نگر لگایا جائے گا۔ اور جو گاؤں احمد آباد میں آباد ہوں گے۔ ان کے نام بھی

سلسلہ کے لئے قربانی کرنے والوں کے نام پر

رکھے جائینگے۔ ان گاؤں کے نام بھی اللہ تعالےٰ کا ایک نشان ہوں گے کیونکہ ایک وہ دن تھا۔ کہ قادیان میں اگر تین چار سو روپیہ چندہ آجاتا تھا۔ تو بڑی ترقی سمجھی جاتی تھی۔ اور آج یہ دن آیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے سلسلہ کو

لاکھوں لاکھ کی جائدادیں

دی ہیں۔ اور قربانی کرنے والوں کے نام پر گاؤں آباد ہو رہے ہیں۔ اسی طرح میرا خیال ہے۔ کہ ایک گاؤں کا نام تحریک نگر رکھا جائے۔ جو تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی یادگار ہو۔ پس اگر کسی دوست کو اضلاع حیدر آباد۔ نواب شاہ۔ سکھر۔ دادو۔ کراچی۔ یا میر پور خاص میں

کسی اچھی زمین کا علم

ہو تو وہ ہمیں فوراً اطلاع دے۔ خواہ وہ قیمتاً ملتی ہو۔ یا مقاطعہ پر ملتی ہو۔ اگر ہمارے قریب ہو تو تھوڑی زمین بھی خریدی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر دور ہو تو

پندرہ سو یا دو ہزار ایکڑ سے کم نہ ہو

کیونکہ اس سے تھوڑی زمین کا انتظام بہت مہنگا پڑتا ہے۔ لیکن اگر ہماری اسٹیٹوں کے قریب تھوڑی زمین بھی ہو تو وہ خریدی جا سکتی ہے۔ اور پھر تبادلوں کے ذریعہ اسے ساتھ ملایا جا سکتا ہے زمین کے علاوہ میرا ارادہ ہے۔ کہ حیدر آباد اور ایسے ہی دوسرے علاقوں میں کارخانے جاری کئے جائیں۔ تحقیقات کے لئے کہ کہاں کہاں کارخانے مفید ہونگے۔ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے ایک کارکن کو مقرر کیا ہے۔ اب واپس جا کر اس کی رپورٹ دیکھ کر فیصلہ ہو سکے گا۔ کہ کس کس جگہ کس کس قسم کے کارخانے کامیاب ہو سکتے ہیں سندھ کو اللہ تعالےٰ نے سلسلہ کی جائدادوں کے لئے انتخاب کیا ہے۔ ہمیں اللہ تعالےٰ کے اس انتخاب کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور محنت اور قربانی سے سلسلہ کی آمد کو بڑھانا چاہیئے۔ پس میں تمام

کارکنوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں اور انہیں کما حقہ ادا کریں۔ اور سستی اور غفلت سے سلسلہ کی جائداد کو کسی رنگ میں نقصان کی طرف نہ لے جائیں۔ اسلام کو دوبارہ تمام ادیان پر غالب کرنے کی اللہ تعالےٰ نے جو داغ بیل ڈالی ہے۔ اس میں وہ محمد ہوں اور روک نہ بنیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ اسلام سے باغی قومیں ہمارے ذریعہ اسلام میں داخل ہوں۔ اور اسلام کی بنیاد ایسی مضبوط اور شاندار طور پر قائم ہو۔ کہ غیر مسلموں کی فوقیت کلی طور پر مٹ جائے۔ اور وہ ایسے نظر آئیں۔ جیسے سورج کے مقابلہ میں ایک جگنو ہوتا ہے۔

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ "میں نے جو دفتر بیعت قائم کیا ہے۔ وہ مبلغین کے ذریعہ اور جماعتوں کے ذریعہ اور جماعتوں کے تبلیغی سیکرٹریوں کے ذریعہ جماعتوں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعتوں سے یہ عہد لے۔ کہ ہم نے بحیثیت مجموعی تم سے اتنے احمدی اس سال لینے ہیں اور یہ صرف جماعتوں سے ہی بحیثیت جماعت عہد نہ لیا جائے۔ بلکہ جماعتوں سے بحیثیت جماعت الگ عہد لیں۔ اور افراد سے بحیثیت افراد الگ عہد لیں" (خطبہ جمعہ مطبوعہ اخبار الفضل ۷ر مارچ ۱۹۴۶ء)

اس ہدائت کی تعمیل کے لئے دفتر بیعت نے "فارم تحریک وعدہ بیعت" جماعتوں کو بھجوا دیا ہے۔ جن جماعتوں کو فارم ابھی تک وصول نہ ہوا ہو۔ وہ فوراً اطلاع دیں تا فارم انہیں بھجوایا جائے۔

جن جماعتوں کو فارم وصول ہو چکا ہے۔ وہ جلد سے جلد اسے پُر کرنے کی کوشش کریں۔ پنجاب کی جماعتیں ۸ر اپریل تک اور باقی ہندوستان کی جماعتیں ۲۰ر اپریل ۴۶ء تک فارم پُر کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھجوا دیں۔

اگر کوئی دوست فوری طور پر براہ راست اپنا وعدہ بھجوانا چاہیں تو بھجوا سکتے ہیں۔ لیکن انہیں اپنے سیکرٹری تبلیغ کو بھی اطلاع کر دینی چاہیئے۔ تا جماعت کی فہرست مکمل ہو سکے۔ اس فہرست کی ایک مکمل نقل جماعت کو اپنے پاس بھی رکھنی چاہیئے۔ پراونشل امراء۔ ضلع وار امراء۔ اور مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے حلقہ کی جماعتوں کے وعدے مقررہ تاریخوں کے اندر اندر بھجوانے کے لئے مناسب کارروائی کریں گے۔

(انچارج دفتر بیعت قادیان)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

امریکہ میں کثرت طلاق

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مجاہد اسلام)

(۱)

خاکسار ایک امریکن جہاز میسی لون وکٹری (S. S. Massillon Victory) نامی میں سفر کر رہا ہے۔ جہازوں میں عموماً مسافروں کی دلچسپی کے لئے لائبریری کا انتظام ہوتا ہے۔ یہ جہاز اگرچہ سامان کا جہاز ہے۔ مگر اس پر بھی مختصر سی لائبریری موجود ہے۔ جس میں زیادہ تر امریکن کتب اور رسالے ہیں۔ ایک مشہور امریکن میگزین لائف کو دیکھتے ہوئے امریکہ میں طلاق کے واقعات کے متعلق تازہ ترین اعداد و شمار کے ساتھ ایک مضمون ملا۔ جس میں صاحب مضمون مسٹر فریڈ راڈل نے اس مسئلہ کے متعلق امریکہ کی موجودہ حالت پر تبصرہ کیا ہے۔

(۲)

یوں تو سب ہی جانتے ہیں۔ کہ طلاق کے بارے میں امریکہ یورپ سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر آئے دن طلاقوں کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ مگر لڑائی کے اختتام سے کچھ عرصہ قبل سے ہی طلاق کے اعداد میں نمایاں زیادتی ہو گئی ہے۔ میگزین مذکور لکھتا ہے۔ کہ وہ روپیہ جو پہلے بالعموم ایک نئی کار یا ایک نیا ریفریجریٹر خریدنے میں استعمال ہوتا۔ اب ایسے غیر مطمئن جوڑے ایک دوسرے سے نجات اور خلاصی حاصل کرنے میں لگا رہے ہیں۔ جو فوجی سمندر پار سے واپس آئے ہیں۔ اور آ کر اپنی بیویوں کو بے وفا یا ناپسندیدہ پاتے ہیں۔ وہ آتے ہی طلاق کی سوچتے ہیں۔ ادھر بہت سی بیویاں بھی پہلے خاوند کی واپسی تک اپنا نقطۂ نگاہ بدل چکی ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ بھی طلاق لینے کے لئے مقدمات کرتی ہیں۔ امریکہ میں ایک خاص بات یہ ہے۔ کہ طلاق کے متعلق سارے ملک پر حاوی ہونے والا کوئی ایک قانون نہیں ہے۔ بلکہ اس کی مختلف ریاستوں میں طلاق کے متعلق مختلف قوانین ہیں۔ اور ان میں بیحد اختلاف ہے۔ ایک خاص جگہ رینو (Reno) میں تو طلاق حاصل کرنا سب سے آسان ہے۔ اس لئے ایک دوسرے سے آزادی چاہنے والے جوڑے خاص طور پر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ رسالہ لائف لکھتا ہے۔ آجکل وہاں اس قسم کے لوگوں کی وجہ سے خاص رونق نظر آتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے کان کنی کے مزدور کسی کانوں والے علاقہ میں آ بسے ہوں۔

(۳)

اعداد و شمار کے لحاظ سے یوں اندازہ کیجئے۔ کہ امریکن سول وار کے وقت جس قدر طلاق کے واقعات ہوتے تھے۔ اب ان میں پانچ سو فی صدی زیادتی ہو چکی ہے۔ دوسرے طریق سے دیکھئے۔ تو ہر پانچ شادیوں میں سے ایک کا نتیجہ ضرور طلاق ہوتا ہے۔ اور ماہرین اعداد و شمار کا اندازہ ہے۔ کہ اگر یہی رفتار جاری رہی۔ تو ۱۹۶۵ء تک امریکہ میں نصف شادیوں کا انجام طلاق ہو چکا ہوگا۔ قانون طلاق ہر ریاست میں مختلف ہے۔ امریکہ کی ریاستوں میں اکیاون مختلف قوانین مروج ہیں۔ مثلاً اگر ایک طرف واشنگٹن میں گیارہ مختلف وجوہ طلاق کے لئے مقرر ہیں۔ جن میں سے کسی ایک کی موجودگی حصول طلاق کا موجب بن سکتی ہے۔ تو دوسرے سرے پر ساؤتھ کیرولینا (South Carolina) کی ریاست بھی ہے۔ جہاں کسی وجہ پر بھی طلاق نہیں مل سکتی۔

اب مختلف وجوہ سنئے۔ اگر زنا میاں بیوی میں سے کسی ایک کا دوسرے کو چھوڑ دینا شراب نوشی۔ بیوی کے اخراجات کی ذمہ واری ادا نہ کرنا وغیرہ قانوناً جائز اسباب ہیں۔ تو اس کے علاوہ کسی وقت میاں بیوی میں سے کسی کا جیل خانے ہو آنا بھی وجہ طلاق ہو سکتا ہے۔ پھر تلون مزاجی زود رنجی۔ بعض بیماریاں۔ مذہبی اختلاف یا افیون وغیرہ کا استعمال بھی بعض ریاستوں میں طلاق کے لئے معقول وجہ سمجھی جاتی ہیں۔ مگر چالیس فی صدی مقدمات میں وجہ طلاق "تشدد" بیان کی جاتی ہے۔ جس کی کوئی معین حد و بست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر ریاست اور پھر ہر جج کے نزدیک "تشدد" کے مختلف معنی ہو سکتے ہیں۔ پھر ایک اور اختلاف یہ ہے۔ کہ جس ریاست میں مقدمہ دائر کیا جائے۔ چونکہ اس میں رہائش بھی ثابت کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے اگر بعض ریاستوں میں پانچ سال کی مدت کم از کم عرصہ رہائش کے لئے مقرر ہے۔ تو Idaho کی اسٹیٹ میں صرف چھ ہفتے ہی کافی مدت سمجھی جاتی ہے۔ پھر مزید برآں یہ کہ اگر ایک وجہ کے لئے سکونت کی ایک خاص مدت ہے۔ تو اسی ریاست میں کسی دوسری وجہ کے لئے بھی مدت رہائش اس سے مختلف ہے۔ Connecticut کی ریاست میں مدت کا کوئی سوال ہی نہیں۔ اگر وجہ طلاق کے پیدا ہونے کے وقت میاں بیوی اس ریاست میں تھے۔ تو یہ امر اس ریاست میں مقدمہ دائر کرنے کے لئے کافی ہے۔ الغرض قانون کے لحاظ سے امریکہ میں مسئلہ طلاق محض الجھن سا بنا ہوا ہے۔ جس کے حل میں ابھی تک حکومت کامیاب نہیں ہوئی۔

(۴)

یہ تو ان وجوہ کا ذکر ہے۔ جو طلاق حاصل کرنے کے لئے عدالت میں پیش کرنی پڑتی ہیں۔ مگر درحقیقت مضمون نگار کے نزدیک اس کا اصل سبب فواحش کی کثرت ہے۔ جس کی وجہ سے میاں بیوی میں افتراق پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر چونکہ علیحدگی کے وقت اس وجہ کو عدالت میں بیان کرنا امریکن معیار اخلاق کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے دوسری وجوہ گھڑ لی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان وجوہ کی بنا پر بھی طلاقیں ہوئی ہیں۔ کہ میاں بیوی میں سے کسی نے غسل کرنے سے انکار کیا تھا۔ یا یہ کہ میاں نے بیوی کے پکائے ہوئے آلوؤں پر یا اسکی تزئین پر نکتہ چینی کی۔ جس سے بیوی کو ذہنی تکلیف پہنچی۔ جن ریاستوں میں سوائے زنا کے اور کوئی وجہ جواز نہیں سمجھی جاتی۔ وہاں پر وکلاء ایسے پیشہ ور گواہوں اور عورتوں کا انتظام رکھتے ہیں۔ جن کو اس وجہ کے ثبوت کے لئے پیش کیا جا سکے۔ مگر لوگ ایسا بھی کر لیتے ہیں۔ کہ وہ کسی ایسی ریاست میں چلے جائیں۔ جہاں پر وجوہ طلاق میں زیادہ تنوع ہے۔ اور عرصہ رہائش صرف چھ ہفتے ثابت کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً Idaho یا Nevada میں۔ اس کے لئے یہ حیلہ سازیاں بھی کی جاتی ہیں۔ وہاں جا کر ہوٹل میں اپنا مختصر سامان چھوڑ آتے ہیں اور پھر چھ ہفتے تک دوبارہ وہاں پہنچ کر درخواست طلاق پیش کرتے ہیں۔ تاکہ سکونت وہاں کی سمجھی جا سکے۔ پھر مقدمہ طلاق کس قدر جلد فیصلہ ہوتے ہیں؟ اس کے لئے لاس انجلیز (Los Angeles) میں تو بعض مقدمات پر اوسطاً صرف تین منٹ لگتے ہیں۔ فریقین وکلاء کے سکھانے کے مطابق معین الفاظ میں مختصر قانونی بیان عدالت کے سامنے دیتے ہیں۔ اور معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ہے ان مہذب ممالک میں اہلی زندگی کی اہمیت اور عیسائیت کے دعویٰ کے باوجود طلاق کی فراوانی۔

(۵)

مضمون نگار مسٹر فریڈ راڈل کے نزدیک کثرت طلاق کی اہم وجہ یہ ہے اگر ایک طرف فواحش کی انتہائی کثرت اور دولت کی فراوانی ہے۔ تو دوسری طرف یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کالج کی پڑھی ہوئی لڑکیوں کی تعداد طلاق کے واقعات میں دوسری لڑکیوں سے چار گنی ہے۔ پھر اکہتر فی صدی طلاقیں اولاد کی پیدائش سے قبل ہو جاتی ہیں۔ یہ ان ممالک کی حالت ہے۔ جو اپنے آپ کو دنیا بھر میں مہذب ترین اور متمدن ترین خیال کرتے ہیں۔ اور پھر یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ دنیا کے تہذیب و تمدن کے معلم ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا جبکہ ضرورت حقہ کے باوجود طلاق کو بدترین فعل قرار دیا جاتا تھا۔ اور ایک یہ وقت ہے۔ جب رشتۂ ازدواج کو پرکاہ کی حیثیت بھی نہیں دی جاتی نتیجہ یہ ہے۔ کہ نہ اس وقت اہلی زندگی امن میں تھی۔ نہ اب امن میں ہے۔ اسلام کتنا پرحکمت مذہب ہے۔ جس نے دنیا کے سامنے ایک وسطی طریق پیش کر کے تمام پیچیدگیوں اور الجھنوں

اسلام کیسا پرحکمت مذہب ہے۔ جس نے دنیا کے سامنے ایک وسطی طریق پیش کر کے پیچیدگیوں اور الجھنوں کو حل کر دیا ہے۔ کاش کہ یہ مادیت میں پھنسی ہوئی قومیں اس کامل و عالمگیر مذہب کی طرف رجوع کریں۔ اور اس سرمدی چشمہ سے فیضیاب ہو کر اس دنیا کی زندگی اور آئندہ جہان کی زندگی، دونوں کو سنوار لیں۔

جب ہم ان تہذیب کی دعویدار قوموں کی مشکلات اور ان کے بالمقابل اسلام کی روحانی، اور پاکیزہ تعلیم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو یہ احساس قوی تر ہو جاتا ہے۔ کہ دنیا کو اسلام کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور اسلام کے سوا نہ عیسائیت میں نہ کسی اور مذہب میں دنیا کی اہلی تمدنی سیاسی معاشرتی روحانی اور ہر قسم کی مشکلات کا حل موجود ہے۔

قادیان میں ایف۔ اے
ایف۔ ایس۔ سی کا سنٹر

اس سال ایف اے کے امتحان کے لئے قادیان سنٹر بنائے جانے کی منظوری رجسٹرار صاحب امتحانات پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے آ چکی ہے۔ لہذا جملہ احمدی امیدواران جو کسی وجہ سے پہلے قادیان سنٹر اپنے نام داخلہ میں درج نہیں کر سکے۔ بلکہ کسی اور سنٹر کا نام درج کیا ہے۔ کو چاہیئے۔ کہ باضابطہ درخواست بخدمت رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی بھیج کر اپنے لئے قادیان سنٹر مقرر کرا لیں۔ تاکہ امیدواران کی تعداد میں اضافہ ہو سکے۔ جس کا اثر مستقل طور پر سنٹر بنائے جانے پر پڑے گا۔ اس امر کی اطلاع دفتر ہذا کو بھی دیدیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس قدر امیدواران مزید قادیان سنٹر میں شامل ہونگے

(پرنسپل)

علمائے احرار کا اُپدیش

ناظم صاحب نشر و اشاعت مسلم لیگ سہارنپور نے حال میں اپنے نام سے مندرجہ بالا عنوان کے ساتھ ایک اشتہار شائع کیا ہے جو لفظاً بلفظ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ احراری لیڈروں کے دلوں میں اسلام کی کیا وقعت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر عظمت ہے۔ اور قرآن کریم سے کہاں تک تعلق رکھتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے پکے دشمن ہیں لیکن ضرورت کے وقت مذہب کو بیچ کر کھا جانے والے ہیں خوشی کی بات ہے۔ کہ احرار کی یہ حقیقت اب عام مسلمانوں پر بھی ظاہر ہوتی جا رہی ہے۔ جیسا کہ ذیل کے اشتہار سے ظاہر ہے۔ (ایڈیٹر)

ستیارتھ پرکاش ضبط کرا دو۔ ورنہ قرآن بھی ضبط ہو جائیگا۔

ڈوب جانے کے سوا کشتی کا کیا ہو گا مآل
ناخدا ہی ساتھ جب طوفان کا دینے لگے

ستیارتھ پرکاش کے رسوائے عالم تیرہویں اور چودھویں باب میں خداوند عالم اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو انتہائی گندی گالیاں بکی گئی ہیں۔ ان سے کون غیرت مند مسلمان متنفر نہیں۔ اور ان ابواب کی ضبطی کا خواہاں نہیں۔ لیکن سنیئے مجلس احرار کے بزرگ ترین علماء، آج ہندو نوازی کے جذبہ میں بمقام لدھیانہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۷ء کو جلسہ عام کے روبرو "ہندو جاتی" اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کھلی توہین کی حمایت کن الفاظ میں فرما رہے ہیں۔

مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی

پاکستانی ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کی رٹ لگا رہے ہیں۔ مگر یاد رکھو۔ کہ جب پاکستان قائم ہو گیا۔ تو کیا ہندو اُسے ہندو قرآن شریف کو ضبط نہ کریں گے (روزنامہ ویر بھارت لاہور ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

میری اب بھی دیانتدارانہ رائے ہے۔ اور میں کھلے بندوں اس کا اظہار کر چکا ہوں۔ کہ میں ستیارتھ پرکاش کے ضبط کرانے کے حق میں نہیں ہوں۔ (روزنامہ پرتاپ لاہور ۱۵ جنوری ۱۹۴۷ء)

آپ نے دیکھا ہے آج مسلمانوں کی مذہبی رہنمائی کے مدعی یہ علماء محض خوشنودی مشرکین کے لئے ستیارتھ پرکاش جیسی رسوائے عالم کتاب کی حمایت ہی پر بس نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا مقابلہ قرآن کریم جیسی برگزیدہ کتاب سے کرتے ہیں یہی نہیں محسوس نہیں کرتے۔ جو اقوام عالم کے لئے نظام حیات اور پیغام رحمت ہے اور مسلمانوں کا ایمان ہے۔ آج تک کسی ہندو نے ستیارتھ پرکاش کی ضبطی میں قرآن کریم کی ضبطی کی دھمکی نہیں دی۔ لیکن یہ ہمارے علمائے احرار ہی ہیں۔ جو مسلمانوں کے جذبہ ایمانی کو کفر دوستی کے لئے اس قسم کی تقریریں کر رہے ہیں۔ اور برادران وطن کو قرآن کریم ضبط کرانے کی شہ دے رہے ہیں۔

کیا ان اعلانات کا صاف مطلب یہ نہیں۔ کہ جن علماء کا فرض خدا و رسول کی حرمت کے لئے علم جہاد بلند کرنا تھا آج وہی علماء مشرکین کانگرس کے اشاروں پر اس بدترین کتاب کی حمایت کا اعلان کر رہے ہیں۔

کیا ان اعلانات کے بعد بھی کسی غیرت مند مسلمان کو ان کانگرس پرستوں کی اسلام دشمنی اور کفر دوستی پر شک ہو سکتا ہے۔ آج خدا اور رسول کی اس نازیبا توہین کی حمایت کرنے والے کیا کل ہم کو گاندھی پر اعتقاد لانے پر، ستی، چوٹی، داڑھی اور اسی قسم کی دوسری لعنتوں میں مبتلا ہونے کی تلقین نہ کریں گے۔ اس لئے خدائے وحدہٗ لاشریک کے پرستارو اور پیغمبر آخر زمان کے پروانو! ان گندم نما جو فروشوں کی مشرک نواز تحریکوں سے بچو۔ اور حقیقت کی نظروں سے دیکھو۔ کہ بقول مولانا موصوف یہ پاکستان حرمت دین و غلبہ اسلام چاہتے ہیں یا یہ علمائے کانگریس جو آزادی ہند کے سبز باغ دکھا کر مسلمانوں کو کفر و الحاد کے طوفان عظیم میں دھکیل رہے ہیں۔

نوٹ:۔ جن اخبارات کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ وہ دفتر مسلم لیگ سہارنپور میں بھی موجود ہیں۔ جو صاحب چاہیں دیکھ سکتے ہیں

خادم اسلام (ایس۔ ایم شفیق احمد ناظم نشر و اشاعت مسلم لیگ شہر سہارنپور)

گمشدہ لڑکا!

ایک لڑکا مسمی نور احمد چند روز سے غائب ہے عمر گیارہ سال کے قریب ہے۔ رنگ پکا گلے میں کھدر کا پھٹا ہوا کرتہ۔ تہ بند کھدر کی کھیسی ہوئی ایک کھدر کی چادر اوڑھنے کیلئے۔ اس کے پاس ہر پاؤں میں پرانی جوتی ہے۔ اقبال، انگریزی ایڈیشن کے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو یا کسی کو اس کا پتہ ہو۔ تو براہِ کرم بذریعہ تار مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو اطلاع دیں

(عباس احمد مہتمم خدام الاحمدیہ قادیان)

ہماری ذمہ واری — ادارہ — تنظیم خدام الاحمدیہ

قائدین وزعماء مجالس فوری توجہ کریں!

آج سے قریباً پچاس سال قبل۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تین سو سال کے اندر اندر دنیا میں احمدیت کا غلبہ ہوگا۔ اور سوائے نیچ اقوام کے شاذ ہی کوئی ایسا فرد ہوگا جو احمدیت کا خادم نہ ہوگا۔ اس پیشگوئی نے جماعت احمدیہ کے افراد کی ذمہ واری کو جتنا بڑھا دیا ہے۔ اس کا کوئی شمار نہیں۔ دنیا کی آبادی کوئی ۲ ارب کے قریب ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے قریباً ۵۰ برس ہو چکے ہیں۔ اس تناسب سے اس وقت تک دنیا کی آبادی کا چھٹا حصہ احمدی ہو جانا چاہیئے تھا۔ یعنی قریباً ۳۳ کروڑ۔ لیکن آجکل دنیا میں صرف قریباً ۱۵ لاکھ احمدی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے دنیا کے نظریہ کو بدل دیا ہے۔ لیکن کیا کسی قوم کی ترقی صرف اسی حد تک محدود ہوتی ہے۔ کہ وہ دوسروں کے نظریہ کو بدل دے۔ لیکن اپنا نظریہ دوسروں سے نہ منوا سکے۔ حضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس امر کو دیکھ کر کہ قوم کی ترقی قوم کے نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور قوم کی اصلاح کے لئے حضور ایدہ اللہ نے نوجوانان احمدیت کی ایک تنظیم قائم کی۔ مختلف اصول اس مجلس کے لئے وضع فرمائے۔

ایک لائحہ عمل تجویز فرمایا۔ وہ لائحہ عمل جس کو قوم خواہ اپنائے یا نہ اپنائے لیکن دنیا کی دوسری قوموں نے اس کی برتری دیکھ کر اپنے نوجوانوں میں ان چیزوں کو دوسرے نام دے کر رائج کر لیا۔

میں نوجوانان احمدیت سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ قوموں کی اصلاح اور ترقی نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ مجلس خدام الاحمدیہ ایک ذریعہ ہے نوجوانان احمدیت کی اصلاح کا۔ اس کا لائحہ عمل اس رنگ میں مدون کیا گیا ہے۔ کہ ایک نوجوان اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ اس میں بہترین شہری کی خوبیاں۔ بہترین دوست کے اوصاف۔ بہترین استاد کی سی قابلیت۔ بہترین فوجی کی سی سپرٹ۔ اور حکومت اور قیام نظام کی قابلیت پیدا کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس لائحہ عمل پر پابندی اختیار کر کے اپنے تئیں اس کا عادی بنایا جائے۔ چونکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ احمدیت کو پھیلائے۔ اور احمدیت کی ترقی کا ذریعہ بنے۔ اس لئے لازماً ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر مجلس کا ممبر بنے۔ دوسروں کو اس میں شامل کرے۔ جہاں مجالس قائم نہیں وہاں مجالس قائم کر کے مرکز میں اطلاع دے اور مرکز سے تعلق پیدا کرے۔ جہاں مجالس قائم ہیں۔ وہاں کے زعما و قائدین کا فرض ہے کہ ہر ۱۵ سے ۴۰ سال کی عمر کے نوجوان کو اس کا ممبر بنائیں۔ اور قواعد۔ ضوابط۔ دستور اساسی۔ لائحہ عمل فارم رکنیت و رپورٹ فارم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان سے منگوائے جائیں۔

خاکسار بشیر احمد بیگ مہتمم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ

قائدین اور زعما کرام سے گذارش

مجالس قادیان اور بیرونی مجالس کے قائدین اور زعما اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ ہفتہ کے اندر شعبۂ اطفال مجلس خدام الاحمدیہ کو مطلع فرمائیں کہ ان کے ہاں (۱) ۵ سال سے ۱۵ سال کے بچوں کی تعداد کیا ہے؟ (۲) ان میں سے کتنے بچے مڈل پاس ہیں (۳) کتنے بچے پرائمری پاس ہیں (۴) کتنے بچے ایسے ہیں جن کی عمر ۵ سال سے زائد ہے۔ لیکن وہ تعلیم حاصل نہیں کر رہے (۵) کتنے بچے ایسے ہیں جو اب کی تحریک پر نئے تعلیمی سال میں تعلیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ چونکہ نیا تعلیمی سال ۴۵

شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ابھی سے ان پڑھ بچوں کے والدین کو تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلائیں۔

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دہریت کو کچلنے کے لئے واقفین کی ضرورت

چھوٹے کام کے لئے چند آدمی درکار ہوتے ہیں۔ اور بڑے کام کو بہت زیادہ آدمی سرانجام دے سکتے ہیں۔ جتنا بڑا کارخانہ ہوگا۔ اتنی ہی تعداد کام کرنے والوں کی زیادہ ہوگی۔ ایک کارخانہ میں اگر ہزار آدمیوں کی ضرورت ہو۔ اور دس آدمی وہاں کام کریں۔ تو وہ کارخانہ نہیں چل سکتا۔ خدا تعالےٰ کے کام کبھی رکتے نہیں ہیں۔ وہ ہو کر ہی رہتے ہیں خدا آدمیوں کا محتاج نہیں۔ بلکہ آدمی خدا کے محتاج ہیں۔ اس زمانہ میں دین کے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے اللہ تعالےٰ کے منشا کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے تحریک جدید کا نظام قائم کیا ہے۔

"ہمارے سپرد جو کام کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی اہم ہے۔ اور ایسے زمانہ میں یہ کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ جب دہریت اور عیش پرستی انتہا کو پہونچ چکی ہے۔ سائنس کے ذریعہ اسلام پر نئے نئے حملے کئے جا رہے ہیں۔ اور ایمان کے خلاف دنیا میں ایک سخت زہریلی ہوا جاری ہے۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۶ء)

اس دہریت کو کچلنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے پاس ایسے آدمی ہوں جو کہ اسلام کے تمام مسائل کو بخوبی جانتے ہوں۔ اور جن کے دلوں میں ایک سچا ایمان ہو۔ تا انہیں بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے بھجوایا جا سکے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے احمدی نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔

انچارج تحریک جدید

صدر محترم مجلس خدام الاحمدیہ کا پیغام

اطفال احمدیہ کے نام

قادیان کی مجالس اطفال کا ماہانہ جلسہ ۲۵ مارچ کو منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ بچوں کے لئے پیغام ارسال فرمائیں۔ آپ نے ازراہ شفقت ذیل کا پیغام بھجوایا۔ جو جلسہ میں پڑھ کر سنایا گیا۔ خاکسار مہتمم اطفال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے بچو! آپ احمدیت کے بچے ہیں۔ اور جس طرح جسمانی لحاظ سے آپ نے اپنے جسمانی والدین کا رنگ لیا ہے۔ اور ان کی عادتیں وغیرہ آپ کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ اس طرح ضروری ہے۔ کہ روحانی لحاظ سے آپ احمدیت کا رنگ اپنے اندر پیدا کریں۔ اور وہ عادتیں پیدا کریں جو احمدیت دنیا میں قائم کرنا چاہتی ہے۔ احمدیت ایک صداقت ہے۔ پس صداقت یعنی سچائی کا اختیار کرنا آپ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ احمدیت ایک نور ہے نور مجسم پاکیزگی ہوتا ہے۔ پس اپنے جسم میں پاکیزگی پیدا کرنا۔ یعنی ہر لحاظ سے صاف اور ستھرے رہنا اشد ضروری ہے۔ احمدیت دنیا کے لئے عدل و انصاف کا پیغام ہے۔ اور آپ کے لئے بھی ضروری ہے کہ دیانت اور امانت اپنے میں پیدا کریں اور عدل و انصاف کے علمبردار ہوں۔ جب آپ بڑے ہوں گے تو دنیا کی بادشاہتیں آپ کے سپرد کی جائیں گی۔ اور خدا تعالےٰ آپ کے سپرد یہ بادشاہتیں اس لئے کریگا کہ دوسروں نے بادشاہت کا حق ادا نہ کرتے ہوئے کمزور پر ظلم کیا۔ اور بے کس کا سہارا نہ بنے۔ مگر آپ نے کمزور اور بیکس کا سہارا بننا ہے۔ ہندو، سکھ، عیسائی ہر ایک سے عدل اور انصاف کا سلوک کرنا ہے۔ مگر یہ ممکن نہیں۔ جب تک کہ آپ میں نہایت اعلےٰ اخلاق نہ پیدا ہو جائیں۔ بلکہ حقیقت ہے کہ یہ ممکن نہیں۔ جب تک کہ آپ میں اپنے محبوب مطاع محمد رسول اللہ صلعم اور اپنے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق نہ پیدا ہو جائیں۔ تم کمزور ہیں۔ خدا تعالےٰ ہی ہمیں احمدیت کے

تباہ یورپ کا عبرتناک منظر
اور
ہمارا فرض اکبر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اِن پیشگوئیوں کا ذکر بارہا الفضل کے کالموں میں آچکا ہے۔ جو یورپ وغیرہ کے بارے میں ہیں۔ چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔۔۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

اس کے علاوہ الہام عفت الدیار محلہا و مقامہا اور ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئیگا۔ بھی کئی بار شائع ہو چکے ہیں۔ ریاست دہلی میں ایک مضمون ہائے ایک حصہ میں چھپا ہے جس سے ان الہامات کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس کے جستہ جستہ فقرات اور اہم اقتباسات درج ذیل ہیں۔

"یورپ آج ایک تباہ اور برباد جگہ ہے۔ شاید ہی کوئی حصہ ہو جہاں بم نہ گرے ہوں۔ جیسی تباہی و بربادی وہاں پر چھائی ہے۔ دنیا میں مشکل ہی سے کہیں اور نظر آئے گی۔ آج وہاں بیکاری ہے۔ بیماری ہے قحط ہے لوگوں کے رہنے کا ٹھکانا نہیں۔ لوگوں کو اپنے رشتہ داروں اور گھر والوں کا پتہ نہیں ہے۔ کارخانے چکنا چور ہو گئے ہیں۔ عیش و تفریح نام کی چیز لوگوں کے خواب میں بھی نصیب نہیں حالت ایسی دکھ اور درد سے بھری ہے۔ جیسے یورپ کی تاریخ میں کبھی نہ رہی ہوگی۔"

"یورپ پر مشکلات کے جو بادل چھا رہے ہیں۔ اس کا تصور کرنا بھی آسان نہیں۔"

"ایک ایک لاکھ کی بستیوں میں اگر دس بیس بھی ثابت مکان مل جائیں تو غنیمت سمجھئے۔ ورنہ کسی کی چھت غائب کسی کا دروازہ دور گرے ہوئے۔ لوگوں کے بیٹے واپس آکر اپنے گھروں کو پہچان لینا بھی مشکل ہے۔"

"جو یورپ بچ رہا ہے۔ وہ آج دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت کا مارا حصہ ہے۔"

"جگہ جگہ گرے ہوئے مکانوں تباہ شدہ کارخانوں اور طرح طرح کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ ان میں کیا عورتیں کیا بچے آنکھیں لگا لگا کر تلاش کرتے ہیں کہ روٹی کا کوئی ٹکڑا مل جائے۔"

"جرمنی میں ایک شہر کے اندر جو ریلیف کمیٹی بنی ہے۔ اس نے لاکھوں قبرستان کھدوا کر تیار کروا دیئے تھے کیونکہ وہ جانتی تھی۔ کہ ہزار ہا انسان مریں گے۔ ان کے کفن کا بندوبست ہونا تو مشکل ہے۔ کم سے کم مٹی سے تو ڈھانپ دیا جا سکے۔"

یہ زمانہ بعد از جنگ کے حالات ہیں۔

"یورپ سارے کا سارا تصویر عبرت بنا پڑا ہے۔ کھانے کا یہ حال ہے کپڑے کا ذکر ہی کیا۔ اگر کسی کے پاس پھٹے چیتھڑے ہیں۔ تو وہ مالدار ہے رہا نفس کی حالت اور بھی بدتر ہے لوگوں پر ایک تعطل سا طاری ہے کوئی کام اچھی طرح نہیں کر سکتے جسم ٹوٹ گئے ہیں۔ رگوں میں سے جان کھچ سی گئی ہے۔"

وترى الناس سكارى وما هم بسكارى

اخیر میں اس خیال پر ملال کا کچھ دھندلا سا نقشہ کھینچنے والے نے لکھا ہے" بھوکے اور پیاسے یورپ کو روٹی اور پانی نہیں تو اس زبوں حالی میں ایسی ہستیوں کی بھی کمی ہے۔ جو کم سے کم تسلی ہی کے دو بول سے تشفی دے سکیں پس اے عظیم المرتبت تسلی دینے

دیسی طب کو بے اثر قرار دینے والوں کے لئے چیلنج!

دنیائے طب کے نوادر

جو اصحاب یونانی اور دیسی طب کے متعلق حسن ظن نہیں رکھتے۔ اس کی صرف ایک وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو مفردات استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ تازہ بعض اوقات اعلیٰ نہیں ہوتے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان خالص عمدہ اور صاف ستھرے مفردات سے مرکبات تیار کرنیکا واحد مرکز ہے۔ یہاں ہمیشہ بیش بہا جواہرات دوائیہ اور نہایت اعلیٰ درجہ کی خالص کستوری، زعفران ایرانی سے لیکر معمولی مفردات مثلاً بنفشہ۔ اسبغول الائچی تک ہر چیز عمدگی اور نفاست کے لحاظ سے لاثانی ہے۔ جو مرکبات ایسے مفردات سے تیار ہوں۔ ان کے مفید زود اثر اور بہترین ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے مرکبات کا استعمال آپکو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ بدلنے پر مجبور کر دے گا۔ مرکبات کی مختصر فہرست یہ ہے:۔

محافظ شباب گولیاں یاقوت۔ زمرد۔ نیلم۔ ورق طلا و نقرہ۔ سچے موتی۔ عنبر۔ کستوری۔ کہربا۔ عقیق مومیائی وغیرہ وغیرہ قیمتی ادویات کا مرکب ہیں۔ نہایت ہی مقوی دل و دماغ ہیں دماغی کام کرنیوالوں کیلئے نایاب تحفہ

زردجام عشق کلاں ایک لاجواب چیز ہے تفصیلی بیان کی گنجائش نہیں۔ یہ وہی شہرہ آفاق نسخہ ہے جو رؤسا اور امراء استعمال کرتے ہیں۔ بالکل خالص اجزاء سے تیار شدہ زود اثر کرشماتی گولیاں ہیں مقوی اور جسم کے تمام پٹھوں کو مضبوط کرنے کیلئے نعمت عظمیٰ ہے۔ ایک روپے کی پانچ گولیاں

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ یہ نایاب گولیاں پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ یوریٹ البومن وغیرہ کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کیطرح مضبوط بنا دیتی ہیں قیمت ۵ پانچ گولیاں

مرکب اسپنٹین معدہ اور جگر اور دل اور دماغ کیلئے مقوی اکسیر اور عراق کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ ۱۲ آنے

اکسیر خونی بواسیر کی پہلی خوراک اپنا اثر دکھاتی ہے۔ دو روپے کی ۱۶ گولیاں

اکسیر بادی بواسیر سے مسے خود بخود جھڑ جاتے ہیں۔ اور بادی بواسیر کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ دو روپے کی ۲۴ گولیاں

سپاری پاک اکثر عورتوں کو سفید و زرد پانی جیض، سیلان الرحم، سفید رطوبت آنا، ورا اسکی خطرناک نتائج کے دفیعہ کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ ۶ ماشہ سے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے

اکسیر اٹھرا یا گود بھری یہ گولیاں ان عورتوں کیلئے نہایت محنت سے تیار کیگئی ہیں۔ جنکے اولاد ہوتی ہو یا اسقاط کی مصیبت میں مبتلا ہوں یا جنکی اولاد بچپن ہی میں داغ مفارقت دیجاتی ہو۔ ہندوستان کے ایک نامور اور چوٹی کے شاہی طبیب کا نسخہ ہے تجربہ کریں اور فائدہ اٹھائیں گولیاں مشین میں تیار کی گئی ہیں قیمت فی تولہ

حب ایارج فیقرا اکسیر کی تمام بیماریوں کیلئے بیحد مفید ہے قیمت فی تولہ ۱۲ (ہر ایک مکمل کورس تیرہ روپے)

معجون برشعشا نزلہ زکام۔ نزلہ کھانسی اور اسہال کی مجرب دوا مشک تاتار اور زعفران ایرانی والی قیمت تین روپے تولہ

اکسیر دمہ پہلی خوراک ہی اثر دکھاتی ہے۔ خوراک ایک سے تین رتی پانچ روپے تولہ۔ دمہ کے مریضوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے

مینجر طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ) قادیان

والے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) دیکھو
بائیبل کے خادمو اٹھو اور اپنا فریضہ ملی
بجالاؤ۔ اور ان لوگوں کو ہر ممکن ومناسب
طریقے سے جہاں یہ بتاؤ۔ کہ

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہوگئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن
وہاں یہ بھی بشارت دو۔ کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

سب سے ضروری اور مقدم چیز تو دلوں
کی تسلی ہے۔ جو زندگی اور جدوجہد اور
عاقبت بالخیر کی روح رواں ہے۔ اور
یہ ایمان وعرفان الٰہی سے حاصل ہوتی ہے
اس دولت جاوید کی قاسم جماعت احمدیہ
ہے۔ اکمل عفاء اللہ عنہ۔

احباب جماعت کیوں خاموش ہیں

نشرو اشاعت صیغہ ہندی گورمکھی ٹریکٹ
سیریز کے ماتحت ہندی گورمکھی ٹریکٹ کا سلسلہ
جاری کیا گیا ہے۔ ہر دو کا پہلا نمبر ۳۲ و
۱۶ صفحات کا چھپ چکا ہے۔ دوسرا نمبر
چھپ رہا ہے۔ احباب جماعت ان کی زیادہ
سے زیادہ اشاعت کرنے کے لئے پوری کوشش
کریں۔ کئی معزز ہندو اور سکھ اصحاب نے ان کو بہت
پسند کیا ہے۔ اور وہ ان کے مستقل خریدار ہیں۔
اس وقت تک احباب جماعت نے ان کے خریدار
مہیا کرنے میں کما حقہ، کوشش نہیں کی۔
ایسا مفید لٹریچر بار بار نہیں چھپا کرتا ضرورت
ہے۔ کہ ہر احمدی دوست جہاں تک اللہ تعالیٰ
اسے توفیق دے۔ ان ٹریکٹوں کی اشاعت
میں پوری پوری کوشش کرے۔ نئے
خریدار بنائے جائیں۔ خود اپنی طرف سے
اپنے ہندی گورمکھی خواں دوستوں کے نام یہ
ٹریکٹ جاری کرائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق
عطا فرمائے۔ سالانہ چندہ ہر دو کا علیحدہ علیحدہ ۲/- ہے۔
(ناظر دعوۃ وتبلیغ)

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۸۴۴۷:- منکہ جمال دین ولد مستری سلیمان قوم ترکھان پیشہ مزدوری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن کھر بیپر ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۴۵/۱۹ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک راس جھوٹی قیمتی مبلغ -/۴۰ روپے کی ہے اور نیز میں مزدوری کرتا ہوں۔ تقریباً سالانہ آمدنی مبلغ -/۸۰ روپے ہے۔ مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کے متعلق مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیتا رہونگا اور آئندہ جو جائداد پیدا کرونگا۔ اس کی بھی اطلاع دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: نشان انگوٹھا مستری جمال الدین گواہ شد: حکیم مولوی محمد اسحاق کھر بیپر

گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۱۷۷:- منکہ حسین بی بی زوجہ چوہدری محمد دین صاحب قوم جٹ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ڈسکہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر -/۳۲ روپے ہے۔ اور مبلغ -/۷۰ روپے میرے لڑکے نے مجھے نقد دئے ہیں۔ میں اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار میرا لڑکا محمد شریف ہوگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ حسین بی بی

گواہ شد:- محمد شریف میں اپنی والدہ صاحبہ کے حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ ہونگا۔ نشان انگوٹھا محمد شریف بقلم خود گواہ شد چوہدری سردار خاں ساکن ڈسکہ گواہ شد:- عبداللہ خاں احمدی ساکن حال ڈسکہ۔

نمبر ۹۲۰۰:- منکہ شریفہ بی بی زوجہ چوہدری غلام قادر صاحب قوم جٹ عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۰۹ء ساکن بھڈیار ڈاکخانہ ہلووال ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۶/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۲ روپے نیز میرے لڑکے نذیر احمد صاحب نے -/۶۸ روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ کل -/۱۰۰ کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگی۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر جسقدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- نشان انگوٹھا شریفہ بی بی گواہ شد چوہدری ایم نذیر احمد بقلم خود گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۳۶۵:- منکہ حکیم محمد لطیف ولد حافظ خدابخش صاحب قوم بھٹی عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن کھارک ڈاکخانہ ونیکی تارڑ ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمد -/۸/۳۸ الاؤنس تحریک جدید سے ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائداد حاصل ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد حکیم محمد لطیف واقف زندگی دیہاتی مبلغین کلاس قادیان گورداسپور ۳/۴۶ گواہ شد محمد مراد احمدی حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد محمد امیر احمدی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھاکا بھٹیاں ۴۶-۳-۱

نمبر ۹۱۲۵:- منکہ خوشی محمد ولد چوہدری فضل الدین صاحب قوم جٹ راؤں پیشہ زمینداری عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن حال چک ۳۲ ج ڈاکخانہ چک ۳۱ ضلع سرگودہا۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۴۵ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اراضی تعدادی ۳۰ کنال واقعہ رجوعہ ڈاکخانہ ہیلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں بلا شرکت غیرے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت ۱/۱۰ حصہ کی حاوی ہوگی۔

العبد:- خوشی محمد

گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:- راجہ محمد عبداللہ صاحب اول مدرس - چک ۳۳ جنوبی سرگودہا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۳۱ مارچ - مالٹڈ ملک مالٹ ملا دودھ ۲۳۰۸۸ پونڈ خالص دودھ کا سفوف ۱۲۱۴۴ پونڈ اور ۲۲۶۷۴ ۳۳۰ پونڈ امریکی فوجی بسکٹ یہ اشیاء حکومت نیوزی لینڈ نے ہندوستان کے ان علاقوں میں تقسیم کرنے کیلئے پیش کی ہیں جہاں اشیاء خوردنی کی قلت ہے اور حکومت ہند نے یہ پیشکش قبول کی ہے۔

لاہور ۳۱ مارچ حکومت پنجاب نے تجویز کی ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ کی لاگت سے۔ بسوں کے اہم اڈوں پہ سائبان تعمیر کئے جائیں۔

نئی دہلی ۳۱ مارچ - آج صبح وزارتی مشن کے ارکان نے صوبائی گورنروں سے اپنی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے بعد سرکاری طور پہ گورنروں سے کوئی ملاقات نہیں ہوگی۔ گورنر کل صبح تک دہلی سے واپس چلے جائیں گے۔ سوموار کو وزارتی مشن پنجاب۔ سرحد سندھ اور آسام کے وزرائے اعظم سے ملاقات کرے گا۔

بھوپال ۳۱ مارچ - بھوپال کے ہوم ممبر مسٹر شعیب قریشی نے ایک بیان میں کہا کہ میں نے یہ بالکل نہیں کہا۔ کہ روسی حکومت مسٹر جناح کی پاکستانی سکیم کے لئے مالی امداد کر رہی ہے۔ اس خبر میں صداقت کا شمہ بھر موجود نہیں۔

نئی دہلی ۳۱ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۳۱ مئی تک ہندوستانی فوج کے سات لاکھ سپاہی غیر مسلح کر دیئے جائیں گے۔ فروری میں ہندوستانی فوج کے ۵۴۴ یونٹ غیر مسلح کئے گئے۔ پچھلے ماہ ۷۲ ہزار فوجی افسروں اور سپاہیوں کو ملازمت سے سبکدوش کیا گیا

ماسکو ۳۱ مارچ روسی فوجی اخبار "ریڈ سٹار" نے اپنے چار کالمی مضمون میں ظاہر کیا ہے کہ نئی پانچ سالہ سکیم میں ایک مضبوط بحری بیڑہ اور بحری اڈوں کا قیام بھی شامل ہے

واشنگٹن ۳۱ مارچ صدر امریکہ مسٹر ٹرومین نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ انہیں اس چیز کا کوئی خدشہ نہیں ہوگا۔ اگر روس اتحادی اقوام کی تنظیم سے مستقل طور پہ واک آؤٹ کئے رکھے گا۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر برنز نے اتحادی تنظیم امن میں جو رویہ اختیار کیا وہ بالکل صحیح تھا۔ اور وہ اس کی تائید کرتے ہیں۔ روس نے ایرانی مسئلہ کے التواء کی جو درخواست کی تھی۔ اس کی مخالفت ہی کرنا ضروری تھا۔

نئی دہلی ۳۱ مارچ۔ کل سنٹرل اسمبلی میں فنانس بل پہ سرکار کی حمایت کرنے پہ مسلم لیگ کو فنانس ممبر نے ایک تحفہ پیش کیا کہ کئی مسلمان مذہبی وجوہ کی بنا پر سیونگ بنک کا سود ڈاکخانہ سے نہیں لیتے۔ اس طرح پچیس ہزار روپیہ ڈاکخانہ میں جمع ہو گیا تھا۔ لیگ کے مطالبہ پہ فنانس ممبر نے اعلان کیا۔ کہ یہ روپیہ ایک مسلم لیگی ٹرسٹ کے حوالے کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۳۱ مارچ - ماسکو ریڈیو نے آج ایک براڈکاسٹ میں اعلان کیا۔ کہ جنرل انتخابات کے پیش نظر یونان میں سخت بے چینی اور گڑبڑ ہوئی ہے - اس صورت حالات کیلئے برطانوی حکومت ذمہ وار ہے جو اس امر پہ مصر ہے - کہ جنرل انتخابات ضرور ہو جانے چاہئیں۔

طہران ۳۱ مارچ - ایک ایرانی جنرل سٹاف افسر نے آج انکشاف کیا ہے۔ کہ حکومت نے فوج کو حکم دے رکھا ہے۔ کہ روسی فوجیں جو علاقے خالی کریں ان میں داخل نہ ہو۔ فوجی حکام کی تجویز یہ تھی۔ کہ شمالی ایران میں روس جو چھاؤنیاں خالی کر گیا ہے۔ ان پہ دوبارہ قبضہ کر لیا جائے۔ لیکن اس حکم کے باعث یہ تجاویز رکی پڑی ہیں ابھی تک روسی فوجوں نے طہران کے نزدیک قریبی چھاؤنیاں۔ قزوین ، تارس ، اور کرسا کو مکمل طور پہ خالی نہیں کیا

پشاور ۳۱ مارچ - بنوں کی اطلاع ہے کہ ۳۰ وزیری قبائل کا ایک گروہ موضع خان خیل پہ حملہ کرکے ایک ہندو کو قتل اور تین کو اغوا کر کے لے گیا۔ اغوا شدگان میں ایک عورت بھی ہے۔ ڈاکو ایک پولیس کانسٹیبل کو بھی ہلاک کر گئے

بمبئی یکم اپریل۔ کانگرس اسمبلی پارٹی نے متفقہ طور پر مسٹر جی۔ بی کھیر کو منتخب کر لیا ہے۔ آج مسٹر جی بی کھیر گورنر بمبئی کے دعوت نامہ پہ ملنے گئے۔ گورنر نے انہیں تشکیل وزارت کی پیشکش کی جسے انہوں نے منظور کر لیا۔

لکھنؤ یکم اپریل۔ گورنر یو۔ پی نے آج ایک اعلان کے ذریعہ دفعہ ۹۳ کے ماتحت صوبہ میں حکومت قائم کرنے کا جو حکم نافذ کیا ہوا تھا۔ اسے واپس لے لیا۔ اور آج وزراء کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا۔ آج ہی سب وزراء نے حلف لیا۔ وزیر اعظم پنڈت گووند بلبھ پنت مقرر ہوئے۔

مدراس یکم اپریل۔ مدراس اسمبلی کی کچھ مزید نشستوں کے آج نتائج نکلے ہیں۔ اس وقت کانگرس کے ۱۶۳ اور لیگ کے ۲۸ امیدوار کامیاب ہو چکے ہیں۔

لاہور یکم اپریل۔ آج حکومت پنجاب کے وزراء کی پہلی کانفرنس گورنر کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ خیال ہے کہ یہ آخری ہی ہوگی کیونکہ مسٹر گلینسی ۸ اپریل سے ریٹائر ہو رہے ہیں۔ اور اسی روز برطانیہ روانہ ہو جائیں گے۔ اور ان کی جگہ سر الوین جینکنز آئیں گے۔ جو ۸ اپریل سے کام شروع کر دیں گے۔

کلکتہ یکم اپریل۔ بنگال اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کو غیر معمولی طور پہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ ۲۵۰ کے ایوان میں اس وقت تک مسلم لیگ ۱۱۲ نشستوں پہ قبضہ کر چکی ہے۔ کانگرس نے ۸۴ نشستیں حاصل کی ہیں۔

علیگڑھ۔ یکم اپریل۔ انہی دنوں علیگڑھ میں آگ لگانے کی جو وارداتیں ہوئی ہیں۔ مسٹر جناح نے ان کی مذمت کی ہے۔ آج ایک تقریر میں آپ نے بتایا۔ مجھے یہ پتہ نہیں کہ اس شنیع حرکت کا مرتکب کون ہے بہر حال یہ فعل نہایت شرمناک اور قابل مذمت ہے۔

بمبئی یکم اپریل۔ صوبہ بمبئی کی مسلم لیگ پارٹی نے صوبہ کے مسلمانوں کو مبارکباد دی ہے۔ کہ انہوں نے صوبائی الیکشن میں مسلم لیگ کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ اور اپنی ان تھک کوششوں سے سب امیدواروں کو کامیاب کیا۔

کٹک یکم اپریل۔ صوبہ اڑیسہ کے گورنر ریٹائر ہو کر آج ولایت روانہ ہو گئے۔ ان کی جگہ مسٹر چندو لعل ترویدی مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر ترویدی نے آج الوداعی پارٹی دی۔

دہلی یکم اپریل۔ آج گاندھی جی یہاں پہنچ گئے۔ آپ کی آمد پہ پچاس کے قریب نوجوانوں نے سیاہ جھنڈیوں سے آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ کے خلاف نعرے لگائے

دہلی یکم اپریل۔ آج پھر مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہو رہا ہے

دہلی یکم اپریل۔ مسٹر جی۔ ایم سید مسٹر مولا بخش مسٹر آصف علی اور بعض دیگر ارکان نے آج گاندھی جی سے ملاقات کی

دہلی یکم اپریل۔ آج صوبہ سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خانصاحب اور آسام کے وزیر اعظم مسٹر گوپی ناتھ باردولائی نے وزارتی وفد سے ملاقات کی۔